إنَّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

خطبہ نمبر

روزنامہ

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ...

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۴	۷ شعبان سنہ ۱۳۵۵ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء	نمبر ۹۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

منافق ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائیگا

"خدا تعالیٰ نے چاہتا ہے۔ کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنائے کہ تم تمام دُنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو۔ جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا۔ کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مریگا۔ کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ"۔ "اور چاہیئے۔ کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بد چلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو۔ اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں۔ کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہونگے"۔ "جو شخص مکاری سے زندگی بسر کرتا ہے۔ اور اپنی بدعہدیوں یا کسی قسم کے جور وجفا سے اپنے کسی بھائی کو آزار پہونچاتا یا وساوس و حرکات مخالف عہد بیعت سے باز نہیں آتا۔ وہ اپنی بد عملی کی وجہ سے اس سلسلہ سے باہر ہے۔ اس کی پروانہ کرو"۔ "تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ۔ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سُست ہو جائے گا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکیگا"۔ (اشتہار ۲۹ مئی سنہ ۱۸۹۸ء از ازالہ اوہام وکشتی نوح)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲- اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج صبح سے سر درد کا دورہ ہے۔ کھانسی اور گلے کے درد کی شکایت بھی بدستور ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر ۲۱ اکتوبر بذریعہ موٹر ڈرائی تشریف لے آئے

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے بیرونی جماعتوں کے بہت سے اصحاب تشریف لے آئے ہیں۔

آج کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ جناب عزیز محمد صاحب ڈیرہ غازیخان کی نعش بذریعہ لاری گجرانوالہ سے لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

پس ہم جس معرفت کو حاصل کئے ہوئے ہیں۔ اس کے مطابق منافقین کا جماعت سے علیحدہ ہونا ہرگز جماعت کے لئے نقصان دہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ

غیر محدود ترقی کا موجب

ہوگا۔ اللہ تعالے قرآن مجید میں صاف طور پر فرماتا ہے۔ کہ اگر تم میں سے کوئی ایک شخص مرتد ہوگا۔ تو اللہ تعالے اس کی جگہ اس سے بہتر قائم مقام لائے گا پس ہمیں ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں تم صداقت قائم کرنے اور کفر اور نفاق کو اپنے اندر سے نکالنے کی کوشش کرو۔ خواہ وہ نفاق تمہارے اندر ہو۔ یا تمہارے بیوی بچوں اور عزیز ترین وجودوں میں۔ تم ان سب کو اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کردو۔ تا تمہیں وہ انعام حاصل ہوں۔ جو

قربانی کے نتیجہ میں

اللہ تعالے کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔ یاد رکھو جب تک تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنے عزیزوں کو قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگے اس وقت تک خدا تعالے تمہاری تعداد کو غیر معمولی طور پر نہیں بڑھائے گا۔ آخر خدا تعالے تمہاری تعداد کو کیوں بڑھائے کیا اس لئے کہ نفاق اور شرارت بھی ساتھ ساتھ ترقی کرے۔ ہاں جب تم نفاق کو اپنے اندر سے نکال کر باہر پھینک دوگے۔ جب تم شرارت اور فتنہ انگیزی سے بکلی مجتنب ہو جاؤگے تب خدا تمہارے متعلق کہے گا۔ کہ یہ بیج ہے جو جنت کا بیج ہے۔ آؤ میں اسے اپنی جنت میں بو دوں۔ لیکن اگر تمہارے اندر نفاق ہوگا۔ تو تمہاری مثال

گھن کھائے ہوئے بیج کی طرح

ہوگی۔ اور اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ خدا تعالے اپنے باغ میں گھن کھائے ہوئے بیج کو کبھی بونے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ بلکہ پھل دینے والا بیج اپنی جنت میں بوتا ہے۔ اور پھل دینے والا بیج وہی ہے جو نہ منافق ہے نہ منافقت کی کوئی رگ اس میں پائی جاتی ہے۔ ایسا شخص یقیناً جنت کا بیج ہے۔ اور وہ جنت میں

دائمی زندگی

حاصل کرے گا۔

تم کیا سمجھتے ہو کہ جنت کیا چیز ہے جنت وہی جگہ تو ہے جو ان پاکیزہ ارواح کا مسکن ہے جو ہر قسم کے کفر اور نفاق سے پاک ہوں گی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالے فرماتا ہے فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ کہ اے میرے بندے جا اور تو جنت کا درخت بن جا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالے نے فرمایا۔ غرست لک بیدی رحمتی وقدرتی۔ میں نے اپنے ہاتھ سے تیرے لئے اپنی رحمت اور قدرت کا درخت بویا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ میں نے تیرے لئے اسماعیلی درخت بویا ہے۔ یعنی ایک ایسا بیٹا مقدر کیا ہے جو اسمٰعیلی رنگ رکھتا ہوگا۔ یعنے وہ سب دنیا سے مقابلہ کرے گا۔ اور دنیا اس کا مقابلہ کرے گی۔ اسی طرح صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کی نسبت فرمایا کہ کابل سے اکھیڑا گیا۔ اور ہمارے ہاں لگایا گیا۔ پس

جنت کے اصل درخت

وہی روحیں ہیں۔ جو دنیا سے پاک ہو کر اپنے رب کے حضور جاتی۔ اور خدا کے نور کے پانی سے دائمی زندگی بسر کرتی ہیں۔

پس اگر تم دائمی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہو تو نفاق کو اپنے دلوں سے نکال دو۔ اور

کامل پاکیزگی اور کامل طہارت

حاصل کرکے جنت کے درخت بن جاؤ تب خدا تمہارے پاس آئے گا۔ اور وہ تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے گا۔

انجمن احمدیہ خدام الاسلام کے ٹریکٹوں کے متعلق اعلان

اس وجہ سے کہ غیر احمدیوں سے عام اختلافی مسائل کے متعلق نظارت تبلیغ کی طرف سے ٹریکٹ شائع ہوتے ہیں۔ مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ انجمن خدام الاسلام کے ماہوار ٹریکٹوں کا سلسلہ صرف عیسائیت اور ویدک دھرم کے متعلق ہوا کرے۔ چنانچہ ماہ اکتوبر کا ٹریکٹ "الوہیت مسیح کی تردید میں بیس انجیلی دلائل" کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ آئندہ انشاء اللہ ہر ماہ کی بیس تاریخ کو ٹریکٹ شائع ہوا کرے گا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ "وہی ہمارا کرشن" کے بعد یہ دوسرا ٹریکٹ شائع ہوا ہے۔ ممبر صاحبان سے معذرت خواہ ہوں۔ لیکن اب اس طرح یہ سلسلہ ستمبر سے جاری شدہ سمجھا جائے گا۔ لہٰذا ممبر بننے والے دوستوں کو کسی طرح کا خسارہ نہ رہے گا۔

خاکسار:۔ ابو العطا سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

سب انسپکٹر صاحب کوٹ مومن کا شکریہ

موضع بھابڑہ ضلع شاہپور میں ایک دوست جو پہلے وہاں کی غیر احمدی آبادی کے پیش امام تھے بعد تحقیق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ تو وہاں کے لوگوں نے ان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا۔ حتیٰ کہ فمن اظلم ممن منع مساجد اللہ حکم خداوندی کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے انہیں مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع کر دیا۔ اور کوئیں سے پانی تک بھرنے سے روک دیا۔ ہمارے ایک مجاہد بھائی وہاں پہنچے۔ تو اتفاقاً وہاں سردار اندر سنگھ صاحب سب انسپکٹر پولیس تھانہ کوٹ مومن تشریف لائے ہوئے تھے۔ تمام واقعات ان کے گوش گذار کئے گئے۔ اس پر انہوں نے مخالف پارٹی کے سرکردہ آدمیوں کو بلا کر سمجھا دیا۔ سردار صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور بھابڑہ کے غیر احمدی دوستوں کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے۔

(نامہ نگار)

ریلوے حکام سے نہایت ضروری گذارش

نئے ریلوے ٹائم ٹیبل کے رو سے جس پر اکتوبر ۱۹۳۶ء سے عمل درآمد شروع ہے۔ دہلی انبالہ۔ لدھیانہ جالندھر وغیرہ کی طرف سے جو مسافر 57 up Bombay Express. سے 6-18 پر امرتسر پہنچتے ہیں ان کے واسطے قادیان پہنچنے میں سخت تکلیف ہے۔ کیونکہ 108 Down. ٹرین جو امرتسر سے پٹھانکوٹ کی طرف جاتی ہے۔ ایکسپریس سے ۱۱ منٹ پہلے 5-55-17 پر روانہ ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح مسافروں کو 16 گھنٹے تکلیف و مصیبت برداشت کرکے اگلے روز 12 بجے قادیان پہنچنا ہوتا ہے۔

ریلوے حکام سے گذارش ہے کہ براہ مہربانی ایسا انتظام کر دیں۔ کہ 108 Down ٹرین امرتسر سے 57 up Express. کی سواریاں لے کر چلے۔ اسی طرح ۵۰۰ ڈی ٹرین بٹالہ سے قادیان کی طرف 108 Down. ٹرین کی سواریاں لے کر چلے۔ اس میں ریلوے کا کچھ نقصان نہیں۔ نہ کوئی Connection. بگڑتا ہے اور نہ ہی دوسرے مسافروں کو کوئی خاص تکلیف پہنچتی ہے۔

خاکسار:۔ محمد عبد اللہ (خان صاحب)

انجمن احمدیہ سامانہ کا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ سامانہ کا اکیسواں سالانہ جلسہ یکم و ۲ و ۳ نومبر ۱۹۳۶ء کو قرار پایا ہے۔ ریاست ہائے پٹیالہ اور دیگر قرب و جوار کے احمدی احباب بکثرت شامل ہوں۔ تشریف لانے والے احباب اپنے بستر ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام انجمن کے ذمہ ہوگا۔

خاکسار:۔ جمیل الرحمٰن سکرٹری دعوت و تبلیغ انجمن احمدیہ سامانہ

ایک حافظ قرآن کی ضرورت

مدرسہ احمدیہ کی جماعت حفاظ کے لئے ایک ایسے حافظ کی ضرورت ہے۔ جو آنکھوں سے معذور نہ ہوں۔ جو دوست قادیان کی مبارک بستی میں رہائش کی آرزو رکھتے ہوں۔ ان کے لئے یہ نادر موقعہ ہے۔ خواہشمند احباب اپنے مقامی جماعتوں کے پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان کی معرفت جلد سے جلد درخواستیں ارسال فرمائیں۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔

عبدالرحمٰن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

ایک تجربہ کار کارکن کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ایک اہم ادارہ میں ایک تجربہ کار صاحب کی ضرورت ہے۔ جو دفتری انتظام سے اچھی طرح واقف ہوں تعلیمی قابلیت خاصی ہو۔ اور انگریزی میں بے تکلف گفتگو اور ڈرافٹ کر سکتے ہوں۔ صحت اچھی ہو۔ عمر ۲۴ اور ۵۰ سال کے درمیان ہو۔ معاوضہ معقول دیا جائے گا۔ گورنمنٹ سروس سے ریٹائر شدہ یا مستقبل میں ریٹائر ہونے والے اصحاب بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی مصدقہ ہوں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ایک روپیہ میں ایکہزار اشتہار چھپواؤ
کل خرچ معہ قیمت کاغذ

سائز	ایک ہزار	دو ہزار	چار ہزار
۵ × ½۴ انچ	۰-۰-۱ (آنہ روپیہ)	۰-۰-۲ (آنہ روپیہ)	۰-۸-۳ (آنہ روپیہ)
۵½ × ۹	۰-۰-۲	۰-۸-۲	۰-۰-۵
۹ × ۱۱	۰-۸-۳	۰-۰-۵	۰-۰-۸

ہر قسم کے نمونے اور نرخ بالکل مفت

کمرشیل سنڈیکیٹ عقب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

بیسویں صدی کا مخزن حکمت
ڈاکٹر و حکیم کا پہلا طبی عجوبہ — نظر ثانی شدہ ایڈیشن

وہ شہرۂ آفاق کتاب جس کے متعلق جناب علامہ مولوی حکیم نورالدین صاحب مرحوم خلیفۃ المسیح سابق شیر طبی مہاراجہ صاحب بہادر والئے کشمیر اپنی تقریظ میں فرماتے ہیں: کہ جناب شمس الاطباء ڈاکٹر و حکیم غلام جیلانی صاحب بالقابہ نے طب قدیم (طب یونانی و عربی) اور طب جدید (ڈاکٹری) کو بہت خوبی سے جمع کر کے مخزن حکمت جیسی ضخیم کتاب لکھ کر ملک کو ممنون احسان بنایا ہے۔ اور کتاب کی جو قیمت رکھی ہے۔ وہ اصل جواہرات کو کوڑیوں کے مول بیچنے کا معاملہ ہے۔ اس کتاب میں دوران خون و دل کی آوازیں وغیرہ متعدی امراض کے بیان میں متعدی و مسریہ امراض کا تفرق نہایت خوبی سے دکھایا ہے۔ تپ محرقہ اسہال۔ چیچک خناق وبائی کا بیان نہایت ضروری اور قابل قدر ہے۔ مرض ذیابیطس پر خوب لکھا ہے اور یہ مرض اس قابل تھا۔ کہ شمس الاطباء جیسے انسان کے قلم سے نکلتا۔ جزاہ اللہ غرضکہ مخزن حکمت ہندوستان کی طبی تصانیف میں بالکل بے نظیر ہے۔ ہر خاص و عام کو اس کی بہت قدر کرنی چاہیئے۔ پس مولوی صاحب مرحوم کے زریں اقوال کے مطابق آپ کو مخزن حکمت جیسی مفید اور کار آمد کتاب ضرور خرید فرمانی چاہیئے۔ جو آپ کے لئے بہترین طبی مشیر ثابت ہو گی۔ اس کتاب میں اکثر امراض کے نئے نئے مجرب دیونانی۔ ڈاکٹری معالجات اور کار آمد نسخہ جات درج ہیں۔ ہر مرض کی تعریف۔ ماہیت۔ کیفیت۔ اسباب۔ علامات اقسام تشخیص۔ انجام۔ عوارض و اصول علاج کے بیانات کے بعد ڈاکٹری علاج میں اول حفظ ما تقدم پھر علاج شافی ڈاکٹری کے بہترین نسخہ جات تحریر ہیں۔ علاوہ ازیں یورپ و امریکہ کی بہترین مفید پیٹنٹ ادویات بھی جگہ بجگہ درج کر دی ہیں۔ اور آخر میں علاج بذریعہ انجکشن (جلدی پچکاری) کا جدید اضافہ کیا گیا ہے۔ تمام کتاب دو حصوں میں منقسم ہے قیمت ہر دو جلد مجلد ۱۳ بلا جلد ۱۲ فی جلد مجلد ۷ بلا جلد ۶ صرف ایک ماہ کے لئے مکمل کتاب پر دو روپیہ کی خاص رعائت دی جائے گی۔

ملنے کا پتہ:- طبی کتب خانہ شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

مفت — مفت

غیور زندگی یعنے بہار نوجوانی

روم پندرہ روز میں نہیں بنایا گیا تھا لیکن آپکی صحت پندرہ روز میں درست ہو سکتی ہے۔ اگر آپ گرہستی زندگی بدمزگی سے گزار رہے ہیں۔ تو

— غیور زندگی —

مفت منگوائیں ہمارا طریق علاج نیا اور نرالا ہے۔ اور ایک بیس سالہ تجربہ کار ڈاکٹر کے زیر نگرانی ہے۔

نبواپرا سائنٹفک ایمپوریم امرت دھارا بلڈنگ بلاک نمبر ۴ لاہور

میری پیاری بہنو

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو یا آپ کی کسی عزیزہ کو مرض سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہونے کا مرض ہے۔ کمر درد رہتا ہے رنجیدہ رہتی ہے۔ رنگ زرد ہے۔ کام کاج کرنے سے تھکاوٹ ہو جاتی ہے طبیعت سست رہتی ہے۔ تو میرے پاس ایک ایسی خاندانی مجرب دوا ہے۔ جو اس مرض کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ جب سے میں نے اشتہار دینا شروع کیا ہے۔ کئی بہنوں نے منگا کر استعمال کی ہے۔ اور بہت ہی تعریف کی ہے۔ واقعی سو فی صدی مجرب ہے۔ آپ بھی منگا کر اس موذی مرض سے نجات حاصل کریں۔ قیمت مکمل خوراک دو روپے ۲ مقرر ہے۔

ملنے کا پتہ:- نجم النساء معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

ملیریائی بخاروں میں کڑوی کونین مت استعمال کریں
اس کا نعم البدل "اکسیر دافع ملیریا" ہے جو کڑوی نہیں

یہ ایک بوٹی کا ست ہے جو کئی سال کی محنت و کوشش سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ دوا ملیریائی بخار روزانہ ہو تیسرے روز یا چوتھے روز چڑھنے والے بخار کا ایک شرطیہ علاج ہے نیز اور امراض پر بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ طریقہ استعمال دوا کے ہمراہ ہو گا۔ حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء قادیان ضلع گورداسپور

رشتہ مطلوب ہے

ایک شریف خاندان کی مغل نوجوان لڑکی کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی امور خانہ داری سے واقف اور سلیقہ شعار ہے۔ تعلیم آٹھویں جماعت تک ہے۔ اور قرآن کریم با ترجمہ جانتی ہے۔ رشتہ کنوارا اور برسر روزگار ہونا چاہیئے۔

پتہ :- م - الف معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل

اطلاع نامہ بابت تاریخ مقرر برائے تصفیہ اشتہار نیلام
(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب سب جج صاحب چکوال

مقدمہ نمبر ۹۴۴ بابت ۱۹۳۶ء

سوہن لعل پریتم لعل پسران گنڈا مل سکنہ بھون ڈگریدار بنام نور محمد وغیرہ سکنہ ایضاً بنام نور محمد و غلام محمد پسران بخش محمد سکنہ بھون تحصیل چکوال۔ مدیون ڈگری چونکہ مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں ڈگریدار نے واسطے نیلام مکان کے درخواست گزرانی ہے۔ لہذا اس کو بذریعہ تحریر ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱ ماہ ۱۲ ۱۹۳۶ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۹ ماہ ۱۰ ۱۹۳۶ء بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط جج) (مہر عدالت)

تپدق کا علاج

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی اس کے لئے کندن کا طریقہ علاج شرطیہ طور پر دوسرے تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور زیادہ کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس بیحد بہتر طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کے لئے نیچے کے پتہ سے رسالہ "تپدق کا علاج" مفت منگا کر پڑھیں۔ اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کے لئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔

علاوہ ازیں

شہرۂ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز - بیلنے جات انگریزی ہل - چاف کٹرز - بادام روغن - سیویاں - قیمے اور چاولوں کی مشینیں - زراعتی آلات - اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔ اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ :-

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ - پنجاب

کستوری - زعفران - ست سلاجیت

اور کشمیر کی دیگر پیداوار - مثلاً زیرہ بنفشہ وغیرہ میں اس سال خود وہاں جا کر اور بہت سی چھان بین کے بعد لایا ہوں۔ یقین رکھیئے کہ اس سے بہتر اصلی چیز آپ کو کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں ملے گی۔ اپنے پیسہ کی قدر کریں۔ اور اصلی چیز خرید کریں۔

حکیم عبدالعزیز خان حکیم حاذق محلہ دارالفضل قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو۔ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو۔ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحبؓ شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپکی یہ گولیاں ان کے لئے بہت۔ ہی مقبول مجرب اور مشہور ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ توانا تندرست۔ اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

پتہ۔ عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

استاذی المکرم قبلہ امام حضرت حکیم نور الدین رضؓ کے مجرب نسخہ جات صحیح اجزا سے مرکب

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضور مغفور سے مل سکتے ہیں

حبوب عنبری رجسٹرڈ

یہ گولیاں، عنبر مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جنکی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق، حافظہ کمزور۔ اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے گئی ہوئی قوت واپس آ جاتی ہے۔ حرارت عزیزی تیز ہو جاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے عمر سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپیہ

محافظِ جنین حبِ اٹھرا رجسٹرڈ اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جنکے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ ہچکی۔ بخار۔ نمونیہ۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا ہو کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان شاگرد قبلہ امام نور الدین صاحب رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہوا ہے۔ جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث خوشی ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ نصف منگوانے پر صرف محصول ڈاک معاف اس سے کم عمر فی تولہ

حب نظامی رجسٹرڈ

یہ گولیاں موتی۔ مشک۔ زعفران کشتہ یشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت عزیزی کے بڑھانے میں بے عدیل ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دار و مدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ۔ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مریضوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپیہ

تریاق معدہ وامعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر ایک قسم کی شکائت کافور ہوتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ آج کل کے موسم کے لئے اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ یہ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی بارہ آنے علاوہ محصول

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالے محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے حافظہ کمزور۔ نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ وقت لگے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی ایک روپیہ عہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ موہنہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکائت دور ہو جاتی ہے اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ آنے

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الامان جس کو ہوتا ہے وہی اسکی تکلیف کو جانتا ہے اس کا دورہ جب شروع ہو جاتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر کھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکائت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عہ

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا زیادہ آنا۔ تلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ مستی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا مونہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عمار

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

بمبئی کے حالات

بمبئی ۲۱ اکتوبر۔ اگرچہ حملوں۔ لوٹ مار اور آتشزدگی کے واقعات کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے۔ لیکن عام طور پر صورت حالات میں نمایاں تبدیلی رونما ہو چکی ہے۔ کرفیو آرڈر کی شدت سے تعمیل کرائی جا رہی ہے۔ بائیکلا کے نزدیک چار ہندوؤں پر حملہ ہوا تھا۔ جس کے نتیجہ میں ہندو اور مسلمانوں میں شدید تصادم ہوا۔ پولیس کو فائر کر کے لوگوں کو منتشر کرنا پڑا۔ پنجشنبہ سے اس وقت تک ۶۰ آدمی ہلاک اور ۵۰۰ سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بہت سے دکانداروں نے اپنی اپنی دکانوں کو آگ لگائی ہے۔ تاکہ بیمہ کا روپیہ حاصل کر سکیں پولیس نے اس سلسلہ میں تین دکانداروں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس بدمعاشوں کے گروہوں کو گرفتار کر رہی ہے۔ کماٹی پورہ میں پولیس نے ۱۳۰ بدمعاشوں کو گرفتار کیا۔ ان سے چاقو چھریاں خنجر اور اسی قسم کے دوسرے اوزار برآمد ہوئے کل ۱۲۵ مفسدوں کو تازیانہ کی سزا کا حکم دیا گیا چنانچہ آج ۱۸ ملزموں کے بید لگائے گئے جس حالت میں کماٹی پورہ کے علاقہ میں تلاشیاں ہو رہی تھیں۔ دوسرے فسادزدہ علاقوں میں بعض مسافروں پر اکا دکا حملے ہوئے۔ آج صبح سٹیشن کے تالاب کے نزدیک ایک بنیئے کی دکان لوٹ لی گئی۔ بائیکلا میں ایک دکان کو لوٹا گیا۔ اسی طرح دو اور مقامات پر دکانیں لوٹنے کے واقعات رونما ہوئے بھنڈی بازار میں ایک مسلمان نے ایک گورکھے سپاہی کے پیٹ میں چاقو گھونپ دیا۔ علی الصبح کو ہیڈ کوارٹرز پر مسلمانوں کے ایک ہزار پر سنگباری ہوئی آج صبح پولیس نے چھ آدمیوں کو اس الزام میں گرفتار کیا۔ کہ وہ کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کر رہے تھے عوام الناس ٹراموں اور بسوں میں سفر کر رہے ہیں۔ دکانیں بھی کھل رہی ہیں۔ آج صفائی کا کام جو چند روز سے بند تھا شروع کر دیا گیا ہے بعض مساجد کی تعمیر کا کام بھی بسرعت جاری ہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وینس ۲۱ اکتوبر۔ وینس میں زلزلہ سے سرکاری عمارتوں اور قدیمی یادگاروں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور کئی لاکھ لیرا کا نقصان ہوا ہے۔ ۲۳ کے قریب آدمی بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔

بغداد ۲۱ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جرنیل نوری پاشا وزیر خارجہ عراق تھوڑے عرصہ کے لئے لندن جائینگے اور حکومت برطانیہ سے فوجی تعاون کے متعلق گفت و شنید کریں گے۔

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ آج آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں ہنگامہ برپا ہو گیا جس میں چند آدمی زخمی ہوئے۔ ہندو مہاسبھا میں دو گروہ بن چکے ہیں۔ ایک بھائی پرمانند کا اور دوسرا پنڈت مالویہ کا۔ آج پنڈال میں پنڈت مالویہ اور بھائی پرمانند کی پارٹی کے نوجوانوں میں لڑائی شروع ہو گئی جس میں آزادانہ طور سے ایک دوسرے پر کرسیاں پھینکی گئیں۔ پولیس نے جلد حالات پر قابو پا لیا

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ ریونیو ممبر پنجاب کونسل کے اجلاس میں انتقال اراضی کے متعلق ایک بل پیش کرنے والے ہیں جس میں انتقال اراضی کی سکیم کو کامیاب بنانے کے وسائل مندرج ہیں۔ جدید بل کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے۔

ناگپور ۲۱ اکتوبر۔ محکمہ حفظان صحت سی پی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۱۰ اکتوبر میں وباؤں کی وجہ سے ۵۲۹ اشخاص ہلاک ہوئے۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۵۳۶ اشخاص ان وباؤں کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ سر سکندر حیات خان صاحب نے خان بہادر نواب مظفر خان سی آئی۔ ای ریونیو ممبر کی جگہ ۲۰ اکتوبر سے اس عہدہ کا چارج ۱ ماہ کے لئے چارج لے لیا ہے

کولمبو ۲۱ اکتوبر۔ کل مسلح پولیس نے ایک مشتعل ہجوم پر لاٹھی چارج کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس ایک ایسے شخص کی تلاش میں تھی۔ جو جعلی سکے بنانے میں مشہور تھا اس کا پولیس نے تعاقب کیا لیکن وہ ایک جھیل میں کود کر غرق ہو گیا۔ اس کے بعد ایک مشتعل ہجوم اور پولیس کے درمیان شدید مقابلہ ہو گیا۔ جس میں دو کنسٹیبل شدید مجروح ہوئے۔

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ آج تارکین بامبرکوٹلہ اپنے وطن کی طرف روانہ ہو گئے۔ جن مطالبات کے پیش نظر یہ ترک وطن کیا گیا تھا ان میں سے اکثر مطالبات منظور کر لئے گئے ہیں۔

روما ۲۱ اکتوبر۔ مغربی حبشہ میں ایک مقام پر اطالوی فوجوں اور حبشی سرداروں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں کئی سو حبشی ہلاک ہو گئے بیان کیا جاتا ہے کہ لڑائی چھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اطالوی فوجوں نے حبشی مورچوں پر شدید بمباری کی۔ اس کے بعد اطالوی پیدل سپاہ نے یلغار کی اور حبشیوں نے غاروں میں پناہ لی۔

جبوتی ۲۱ اکتوبر۔ بارشوں کا موسم ختم ہو گیا ہے۔ اطالوی فوجوں نے تمام حبشہ کو فتح کرنے کی مہم شروع کر دی ہے اطالوی انجنیئر سڑکوں کی تعمیر میں مصروف ہیں

بیت المقدس ۲۱ اکتوبر۔ ہڑتال کے اختتام کے بعد صیہونی اقتدار کے خلاف عربی سرگرمیوں میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور اب انہوں نے یہودیوں کے خلاف وسیع پیمانہ پر مقاطعہ کی تحریک شروع کی ہے۔ یہودیوں کی دکانوں پر پکٹنگ ہو رہی ہے۔ عربوں کی جدید تجارتی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے عرب ایک مشترکہ کمپنی کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔

لاگوس ۲۱ اکتوبر۔ باغی افواج نے ہسپانوی جزیرہ فرننڈو پو پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور گورنر کو وہاں سے نکال کر عارضی حکومت قائم کر لی ہے۔ حکومت اشتراکیہ کے حامیوں کو کڑی سزائیں دی جا رہی ہیں

تجارسٹ ۲۱ اکتوبر۔ البانوی سرحدات پر اطالوی فوج کے اجتماع سے ریاست ہائے بلقان میں ہیجان پھیل گیا ہے یوگوسلاویہ اور رومانیہ اس کارروائی کو شبہ کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

پیرس ۲۱ اکتوبر۔ حکومت فرانس نے متعدد ریفی سرداروں کو رہا کر دیا ہے موسیو بلم کی صدارت میں مجلس وزراء کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ فرانسیسی مراکش کا موجودہ نظام بدل دیا جائے۔ اور گورنر کو واپس بلا لیا جائے اور وہاں نیم جمہوری نظام کے قیام کا اعلان کر دیا جائے۔

لکھنؤ ۲۱ اکتوبر۔ گذشتہ رات رام لیلا کے جلوس پر بم پھینکا گیا۔ جس کے پھٹنے سے ۹ آدمی شدید مجروح ہوئے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ ہسپانوی سفیر مقیم لنڈن نے ایک یادداشت معاہدہ عدم مداخلت کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں دفتر خارجہ کے سپرد کی ہے۔ جس میں جرمنی اور اطالیہ پر زبردست الزامات لگائے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۵ اکتوبر کو اطالیہ نے باغیوں کی امداد کے لئے متعدد ڈیڑھ ڈیڑھ ٹنک اور ایک سو آلات شعلہ اندازی باغیوں کی امداد کے لئے بھیجے ہیں۔ اسی طرح جرمنی نے بھی ایک تباہ کن جہاز بھیجا ہے

لزبن ۲۱ اکتوبر۔ حکومت نے باغیوں کے حملہ سے میڈرڈ کو بچانے کے لئے دو دفاعی خطوط قائم کئے ہیں۔ ان میں سے ایک شہر کے باہر اور ایک شہر کے اندر ہے ان خطوط پر ۱۰۰۰ مشین گنیں اور آگ برسانے والی توپیں نصب کر دی گئی ہیں باغیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے حکومت کے چھ طیاروں کو زمین پر گرا لیا ہے

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ اخبار "زمیندار" ۲۳ اکتوبر رقمطراز ہے کہ احرار کے سُرخپوش اعلان کر رہے تھے۔ کہ احرار کانفرنس کے صدر کے استقبال کے لئے مسلمان جلوس میں شامل ہوں جب سرخپوش ڈبی بازار میں پہنچے تو مسلمان دکانداروں نے انہیں کہا۔ چلے جاؤ تم غدار ملت ہو۔ جلوس کیا ہم تو سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ دکانداروں کے مظاہرہ احتجاج کے باعث احراری رضاکاروں کو بھاگتے ہی بنی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ترقی کرنے والی تجارتی فرمیں اس وقت نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ریلوے سٹیشنوں پر اشتہارات کے لئے جگہ کے ٹھیکے لے رہی ہیں۔ رجسٹرڈ ادویہ پیٹنٹ اغذیہ گھروں میں روزانہ استعمال کی اشیاء وغیرہ کو نمایاں طور پر عام لوگوں کے نوٹس میں لانے کا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لمبے عرصہ کے لئے ٹھیکہ جات رعائتی اجرتوں پر کئے جاتے ہیں۔

تفصیلات معلوم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک کا قائم شدہ

مطبع ضیاء الاسلام

اس مطبع میں جسے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتب چھاپنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور جس میں سلسلہ کا روزانہ آرگن "الفضل" چھپتا ہے۔ نہایت عمدہ اور بہت ارزاں چھپائی کا انتظام کیا گیا ہے۔ احمدی احباب اشتہار ٹریکٹ کتب وغیرہ چھپوا کر فائدہ اٹھائیں۔ **منیجر مطبع ضیاء الاسلام قادیان**

فون ۳۵۰۹

قدرتی طریقہ علاج کی بہترین و لاثانی کتاب

جام تندرستی

معنفہ ڈاکٹر دولت رام صاحب شرما ماہر معالج قدرتی طریقہ علاج کے دیرینہ تجربات و مریکہ وجرمنی کے وسیع معلومات کا نچوڑ ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ہمارے ہسپتال میں بغیر دوائی اور اپریشن کے ہر قسم کی دیرینہ و پوشیدہ امراض مخصوصہ کا علاج کیا جاتا ہے

دی نیچر کیور کلینک ۱۴ السبت روڈ لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ (ایڈیٹر غلام نبی)

نظارتوں میں اہم تبدیلیاں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اصول کے ماتحت کہ ناظروں کے درمیان گاہے گاہے تبدیلیاں ہوتی رہنی چاہئیں۔ بعض تبدیلیوں کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور بعض تبدیلیاں وقتی ضروریات کے ماتحت بھی کی گئی ہیں۔ یہ جملہ تبدیلیاں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب حال ناظر امور عامہ و امور خارجہ کو ناظر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔

۲۔ مولوی عبدالمغنی خانصاحب حال ناظر بیت المال کو ناظر دعوۃ و تبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔

۳۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب حال ناظر دعوۃ و تبلیغ کو ناظر امور عامہ و امور خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔

۴۔ چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ کو پنجاب اسمبلی کے الیکشن کے کام کے لئے عارضی طور پر نظارت علیا کے کام سے فارغ کیا گیا ہے اس عرصہ میں ان کی جگہ خاکسار مرزا بشیر احمد کو بطور قائم مقام ناظر اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔

۵۔ چونکہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اس وقت کشمیر میں ہیں اس لئے فی الحال خان ذوالفقار علی خان صاحب کو آنریری طور پر قائم مقام ناظر امور عامہ و امور خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔

۶۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کشمیر سے واپس آنے پر خاکسار مرزا بشیر احمد سے عارضی طور پر نظارت تعلیم و تربیت کا چارج لینگے۔ اور جب چوہدری فتح محمد صاحب کے نظارت علیا کے کام پر واپس آجانے پر میں تعلیم و تربیت میں واپس جاؤنگا۔ تو سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اپنے مستقل عہدہ نظارت امور عامہ و امور خارجہ کی طرف منتقل ہو جائینگے۔ فی الحال خاکسار نظارت علیا اور نظارت تعلیم ہر دو کا انچارج رہے گا۔

۷۔ چونکہ میاں شریف احمد صاحب ٹیریٹوریل کی ٹریننگ کیلئے جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کی غیر حاضری میں چوہدری فتح محمد صاحب اپنے الیکشن کے کام کے علاوہ ناظم خاص کے فرائض بھی سرانجام دینگے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد (قائم مقام ناظر اعلیٰ ۲۲ ۔ ۱۰ ۔ ۳۶)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

(رقم فرمودہ: حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گزر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے۔ حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں۔

۳۔ جو دوست خود ادا کر چکے ہیں۔ یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں۔ وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے؟

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں۔ جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوا لیں۔

۵۔ اماموں کو چاہیئے۔ خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد (۱۳؍ اکتوبر ۳۶ء)

نہایت افسوسناک انتقال

نہایت افسوس و قلق سے لکھا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ یو۔پی کے درخشندہ گوہر جناب لفٹنٹ سردار محمد ایوب خان بہادر او۔ بی۔ ای۔ اے۔ ڈی۔ سی پنشنر ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ مراد آباد۔ ۱۵؍ اکتوبر کی شب ½۹ بجے اپنے معبود حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ۱۹۰۲ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور مخلص صحابہ کی صف اول میں ہونے کا کیا از روئے تقویٰ و طہارت اور کیا از روئے عقیدت و ایمان و اعمال صالحہ و فاضلہ غرض ہر طریق پر سچے معنوں میں استحقاق رکھتے تھے۔ آپ نے ۲۸ سال گورنمنٹ برطانیہ کی انڈین آرمی میں بیش بہا خدمات انجام دیں۔ اور اعلیٰ مراتب حاصل کئے۔ ۷۰ سال کی عمر پائی۔ یو۔پی کی احمدیہ جماعت میں خان بہادر شیخ محمد آصف زمان صاحب ککرگوٹہ کی رحلت کے بعد جس کو ابھی ۴ ماہ ہی گزرے اور غم بالکل تازہ تھا۔ جناب لفٹنٹ صاحب کا انتقال پر ملال ایک ایسا ناقابل تلافی نقصان و صدمہ ہے جو مدت العمر فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ احباب سے التجا ہے۔ کہ جہاں جہاں احمدیہ جماعت ہو۔ خواہ کتنی ہی مختصر ہو۔ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کی مغفرت و پسماندگان کے لئے صبر اور ان کی موجودہ و آئندہ نسلوں کی فلاح و بہبودی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (احقر اللہ داد خان خلف لفٹنٹ صاحب مرحوم)

(الفضل) ہمیں اس صدمہ میں سردار صاحب مرحوم کے تمام خاندان سے دلی ہمدردی ہے اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے پسماندگان کو اپنے بزرگ کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ اور دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز کرے۔

درخواست ہائے دعا

ا۔ میری لڑکی امۃ الحکیم کو عرصہ سے آنکھوں میں تکلیف ہے۔ پندرہ روز سے آنکھ نہیں کھولی آنکھیں بے حد متورم ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار حبیب احمد کاتب قادیان (۲) مجھ کو عزیز ڈاکٹر محمد احمد کے خط سے جو عدن میں کام کرتا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض شرارت پسند اسے نقصان ...

الفضل بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
قادیان دارالامان مورخہ ۷ شعبان ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کے لئے ایک نہایت ضروری امر

منافقین کا جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہونا جماعت کے لئے ہرگز نقصان رساں نہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:
چونکہ آج میرے گلے میں زیادہ تکلیف ہے۔ اور کھانسی بھی زیادہ اٹھ رہی ہے اس لئے میں زیادہ دیر تک بول نہیں سکتا۔ لیکن پھر بھی آج کل کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے چونکہ مجھے بولنا پڑتا ہے۔ اس لئے آج میں

اختصار کے ساتھ

پھر اسی مضمون کو لیتا ہوں۔ جس مضمون کے متعلق میں نے گزشتہ جمعہ میں خطبہ پڑھا تھا۔ یا یہ کہو۔ کہ اس مضمون کے ایک حصہ کے متعلق جس کی طرف خطبہ کے ابتداء میں میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی۔

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ متواتر کئی خطبات کے ذریعہ میں جماعت کو توجہ دلاتا آرہا ہوں۔ کہ

افراد اور ان کی تعداد

پر خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتوں کی طاقت منحصر نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کی طاقت اخلاص اور ایمان پر ہوتی ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے تمام افراد میں ابھی تک یہ حس پیدا نہیں ہوئی۔ کہ وہ اس نکتہ کو سمجھیں۔ وہ خطبات سنتے ہیں مگر ایک کان سے سنتے اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں

بڑی سے بڑی نعمت

بھی اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ اور بڑی سے بڑی نصیحت بھی اگر اس پر عمل نہ کیا جائے۔ انسان کے کسی کام نہیں آسکتی۔

منافقین کا وجود

جس قسم کا زہر اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس زہر کے ازالہ یا اس کے علاج کی طرف لوگ بہت ہی کم توجہ کرتے ہیں۔ آخر اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ یہی کہ خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ میں اس کام کو لے لیگا۔ اور جب خدا تعالیٰ کسی کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ تو پھر وہ یہ نہیں دیکھا کرتا۔ کہ اس کا اثر دوسروں پر کتنا شدید اور کیسا ہیبت ناک پڑتا ہے جب تم اپنے گھروں میں آگ جلاتے ہو۔ تو تم یہ احتیاط کر لیا کرتے ہو۔ کہ وہ آگ تمہارے اسباب کو نہ لگے۔ بلکہ صرف چولہے تک ہی محدود رہے۔ تم کبھی اس امر کو برداشت نہیں کرسکتے۔ یا اس قسم کی کوئی بے احتیاطی اختیار نہیں کرسکتے۔ جس کے نتیجہ میں وہ آگ چولہے سے نکل کر تمہارے اسباب کو لگ جائے۔ اور اسباب کے بعد تمہارے گھر کو جلا دے۔ اور گھر کو جلانے کے بعد تمہارے ہمسایوں کے مکانات اور ان کے اسباب کو جلانا شروع کردے۔ لیکن یہی آگ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے لگتی ہے۔ تو وہ کس طرح وسیع علاقہ میں پھیل جاتی۔ اور کس قدر

مال و اسباب کا نقصان

کر دیتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کہیں آگ لگتی ہے۔ تو بسا اوقات وہ گھر کا تمام مال و اسباب جلا دیتی ہے بسا اوقات نہ صرف ایک گھر کا مال و اسباب جلا دیتی ہے بلکہ ہمسایوں کے مکانات اور ان کے مال و اسباب کو بھی جلا دیتی ہے۔ پھر بسا اوقات وہ سارا محلہ جلا دیتی ہے اور بسا اوقات سارے شہر کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے میں نے خود اپنے کانوں سے یہ مضمون بارہا سنا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

دو قسم کے ابتلاء

آیا کرتے ہیں۔ ایک تو وہ ابتلا ہوتے ہیں جن میں بندے کو اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ تم اس میں اپنے آرام کے لئے خود کوئی تجویز کرسکتے ہیں۔ چنانچہ اس کی مثال میں آپ فرماتے۔ دیکھو وضو بھی ایک ابتلاء ہے۔ سردیوں کے موسم میں جب سخت سردی لگ رہی ہو۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہو۔ اور ذرا سی ہوا لگنے سے بھی انسان کو تکلیف ہوتی ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو حکم ہوتا ہے۔ کہ نماز پڑھنے سے پہلے وضو کرو۔ بسا اوقات جب نماز کا وقت ہوتا ہے اس وقت گرم پانی نہیں ہوتا یا بسا اوقات ذرا سے

گرم پانی

میسر تو آسکتا ہے۔ مگر اس وقت تیار نہیں ہوتا۔ پھر بسا اوقات اسے گرم پانی میسر ہی نہیں آسکتا۔

یخ بستہ پانی

ہوتا ہے۔ اور اسی پانی سے اُسے وضو کرکے نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ آپ فرمایا کرتے یہ بھی ایک ابتلا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے رکھ دیا مگر فرمایا ایسا ابتلا ہے۔ جس میں بندے کو اختیار دیا گیا ہے۔ یعنی اسے اس بات کی اجازت دی گئی ہے۔ کہ اگر پانی ٹھنڈا ہے تو گرم کرے۔ گویا یہ ایک

اختیاری ابتلا

ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے مقرر کیا۔ اور انسان کو اس بات کی اجازت دی۔ کہ اگر ٹھنڈے پانی سے تم وضو نہیں کرسکتے۔ تو تیمم کرو۔ اور آگ پر پانی گرم کرلو۔ اور اگر اپنے گھر میں آگ موجود نہیں۔ تو اپنے ہمسایہ کے گھر سے آگ لیکر پانی گرم کرلو۔ اور گرم پانی سے وضو کرنے کے بعد اچھی طرح گرم کپڑے پہن لو۔ تا تمہیں سردی محسوس نہ ہو۔ یا بعض اوقات لوگ مسجدوں میں حمام بنا دیتے ہیں۔ جن میں پانی گرم رہتا ہے پس جو غریب لوگ اپنے گھروں میں پانی گرم نہیں کرسکتے۔ وہ مساجد میں جاکر حمام سے وضو کرسکتے ہیں۔ یا اگر مسجد میں گرم حمام کا انتظام نہیں۔ تو پھر اگر کوئی ہمت والا کنوئیں سے تازہ پانی کا ڈول نکال کر اس سے وضو کرلیتا ہے۔ اس طرح بھی وہ سردی سے بچ جاتا ہے کیونکہ سردیوں میں کنوئیں کا تازہ پانی قدرے گرم ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہیں تو وہ اس طرح ہی اپنی تکلیف کو دور کرسکتا ہے اسی طرح فرماتے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو حکم دیا ہے۔ کہ علی الصبح اُٹھے اور نماز فجر پڑھے۔ اب سردیوں میں صبح کے وقت اٹھنا کتنا دوبھر ہوتا ہے لیکن انسان کے پاس اگر کافی سامان ہو۔ تو یہ تکلیف بھی اُسے محسوس نہیں ہوسکتی۔ مثلاً اگر اسے

تہجد کی نماز پڑھنے کی عادت

ہے۔ تو وہ یہ کرسکتا ہے۔ کہ تہجد کی نماز پڑھنے وقت کمرے کے دروازے اچھی طرح بند کرے۔ تاکمرہ گرم رہے۔ اور باہر کی ٹھنڈی ہوا اندر نہ آسکے۔ اسی طرح جب فجر کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد کو جائے تو کمبل یا دُلائی اوڑھ سکتا۔ یا گرم کوٹ پہنکر جاسکتا ہے اور اگر کوئی غریب بھی ہو۔ تو وہ بھی پھٹی پرانی صدری یا کوٹ پہنکر جا سکتا اور سردی کے اثر سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص بالکل ہی غریب ہو اور اس کے پاس نہ کمبل ہو نہ دلائی۔ نہ صدری نہ کوٹ۔ تو اسے بھی زیادہ تکلیف نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ایسے شخص کو

سردی کے برداشت کرنیکی عادت

پڑجاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ جس چیز کا انسان عادی ہوجائے وہ اسے کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ میں نے دیکھا ہے۔ باورچی خانہ میں کام کرنے والی عورتیں اپنے ہاتھوں سے چولھے سے انگارے نکال لیتی ہیں۔ اور انہیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ حالانکہ ہم ان انگاروں کے قریب بھی نہیں جاسکتے۔ اسی نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ دوزخیوں کو جب دوزخ میں عذاب دیا جائیگا تو کچھ عرصہ کے بعد جب ان کی جلدیں پک جائیں گی۔ اور انہیں عذاب سہنے کی عادت ہوجائے گی۔ تو بدلنٰھم جلوداً غیرھا۔ ہم ان کے چمڑے تبدیل کردینگے۔ اور نیا چمڑہ انہیں دینگے۔ کیونکہ اگر ایک ہی چمڑہ رہے تو انہیں دوزخ کا عذاب سہنے کی عادت ہوجائے۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ کا منشا دوزخیوں کو دوزخ کا عذاب محسوس کرانا ہے۔ اس لئے تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد انہیں نئی جلدیں ملیں گی۔ تاکہ وہ عذاب ہمیشہ محسوس کرتے رہیں۔ اور عذاب کا عادی ہوجانے کی وجہ سے اس کی تکلیف کا احساس ان کے دلوں سے مٹ نہ جائے۔

میرا مضمون گو اور ہے۔ مگر چونکہ قرآن مجید کا جب ذکر آتا ہے۔ تو توجہ خود بخود اس کی طرف پھر جاتی ہے اس لئے اس جگہ

ایک قابل ذکر نکتہ

بھی بیان کردیتا ہوں۔ تم تمام دنیا کی علمی کتابوں کو پڑھکر دیکھ لو۔ تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ اعصاب کا تفصیلی علم ہمارے زمانہ کی دریافت ہے۔ اس سے پہلے قدیم طب میں اعصاب کا علم اس طرح موجود نہیں تھا۔ کیونکہ اس علم کا بہت سا تعلق خوردبین سے ہے۔ جو پہلے معلوم نہ تھی۔ اس وجہ سے پہلے زمانہ کے اطباء اس بات کو بہ تفصیل نہ جانتے تھے۔ کہ انسان کی تمام جلد پر حس والے اعصاب کا ایک جال پھیلا ہوا ہے۔ اور وہ جال اتنا باریک ہے کہ خوردبین سے بھی بعض دفعہ نظر نہیں آسکتا یہ موجودہ زمانہ کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ مگر قرآن کریم نے آج سے تیرہ سو سال پہلے بتا دیا تھا۔ کہ

حس جلد کے ذریعہ ہوتی ہے

حالانکہ پہلے علمی رنگ میں یہ بات ثابت نہیں تھی۔ غرض قرآن کریم نے ہی سب سے پہلے دنیا کو یہ نکتہ بتایا ہے۔ کہ حس والے اعصاب جلد پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جب کسی انسان کی جلد جل جائے۔ یا پختہ ہوجائے۔ تو اس کی حس کم ہوجاتی ہے۔ اسی امر کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالےٰ کچھ کچھ عرصہ کے بعد دوزخیوں کی جلد کو بدل دے گا۔ اور اس طرح تازہ اور زندہ اعصاب انہیں دے کر ان کی حس کو پھر مکمل کردے گا۔ تا وہ عذاب محسوس کریں۔ بہرحال خدا تعالےٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ جب کسی شخص کو کسی دکھ یا تکلیف کی عادت ہوجائے۔ تو اس کے متعلق اس کا احساس کم ہوجاتا ہے۔ اور چونکہ سردیوں میں غرباء کے پاس گرم کپڑے نہیں ہوتے۔ اور نہ اور سامان ہوتے ہیں۔ جن سے انہیں سہارا حاصل ہو۔ اس لئے ان کی جلد کو خدا تعالےٰ کی طرف سے مضبوط کردیا جاتا ہے گویا یہ

خدائی لباس یا خدائی کوٹ

ہوتا ہے۔ جو سردیوں میں غرباء کو پہنایا جاتا ہے۔ جب کسی شخص کو گرم کوٹ سردی سے محفوظ رہنے کے لئے نہیں ملتا۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کی جلد میں ایسی طاقت پیدا کردی جاتی ہے۔ کہ اسے سردی محسوس نہیں ہوتی کیونکہ سردی کی اسے عادت پڑجاتی ہے۔ اور یہ عادت ہی اس کے بچاؤ کا ایک ذریعہ بن جاتی ہے۔ غرض سردیوں میں وضو کرنا یا تہجد اور صبح کی نماز کے لئے اٹھنا ایک ابتلا ہے مگر اس ابتلاء میں انسان کو اجازت دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی سہولت اور آرام کو مدنظر رکھ لیا کرے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے استاد بعض دفعہ طالب علم سے کہتا ہے۔ تم

اپنے کان خود کھینچو

طالب علم استاد کے اس حکم کی تعمیل میں جب اپنا کان کھینچے گا۔ تو وہ یہ ضرور لحاظ رکھ لیگا۔ کہ اسے تھوڑے سے تھوڑا درد ہو۔ لیکن جب وہ طالب علم شرارت سے باز نہیں آتا۔ تو پھر استاد اسے یہ نہیں کہتا۔ کہ اپنے کان خود کھینچو۔ بلکہ وہ دوسرے سے کہتا ہے۔ کہ اس کے کان کھینچو۔ پس وہ اس کے کان کھینچتا ہے۔ اور کان کھینچنے کے ساتھ اسے جھٹکے بھی دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی طرف سے بھی ایک ابتلاء تو اس قسم کے آیا کرتے ہیں۔ جو اختیاری ہوتے ہیں۔ اور جن میں انسانوں کو اجازت دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی سہولت اور آرام کو مدنظر رکھ لیں۔ لیکن جب انسان ان ابتلاؤں سے فائدہ نہیں اُٹھاتے تو وہ یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور پھر اس وقت انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف ابتلا ہی نہیں آتے۔ بلکہ اسے جھٹکے بھی ملتے ہیں اور جب اُسے جھٹکے آتے ہیں۔ تو اس کے سوا اور لوگوں کو بھی جھٹکے آتے ہیں۔ اور وہ سب اپنی اپنی جگہوں سے ہلائے جاتے ہیں۔

مدینہ میں بعض یہودی قومیں

رہتی تھیں۔ جو مسلمانوں سے ہمیشہ فتنہ وفساد کا بازار گرم رکھتیں۔ جب ان کی

شرارتیں حدود سے متجاوز کر گئیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن کے سامنے یہ امر پیش فرمایا۔ کہ چاہو۔ تو تم خود اپنے آپ کو سزا دے لو۔ اور چاہو تو ہم تمہیں سزا دیں۔ وہ سمجھدار لوگ تھے۔ انہوں نے کہا۔ ہم خود ہی اپنے آپ کو سزا دے لیتے ہیں۔ چنانچہ وُہ مدینہ چھوڑ کر چلے گئے۔ اور باہر آباد ہو گئے۔ لیکن بعض دفعہ جب

خُدا اور اس کے رسُولوں کے دشمن

یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم اور تم اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ اور یہ کہ تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ ہم تمہیں یہاں سے نکال دیں گے تو خدائی جواب انہیں یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ ہماری زمین ہے۔ اور یہ بندے بھی ہمارے بندے ہیں۔ یہ تو یہاں سے نہیں جا سکتے۔ لیکن اگر تم نبیوں کی جماعتوں سے مل کر نہیں رہ سکتے۔ تو ہم تمہیں یہاں سے نکال کر رہیں گے۔ چنانچہ پھر خدا انہیں نکالتا ہے۔ اور اسی طرح نکالتا ہے۔ جس طرح اس نے کانگڑہ میں لوگوں کو نکالا۔ جس طرح اُس نے بہار میں لوگوں کو نکالا۔ جس طرح اس نے کوئٹہ میں لوگوں کو نکالا۔ اس

خدائی عذاب کی گرفت میں

پھر کچھ دُوسرے لوگ بھی آ جاتے ہیں کیونکہ خدائی قانون یہ ہے۔ کہ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا تو ظالم طبع لوگوں کو تم اپنے میں سے آپ جدا کرو۔ اور اگر تم انہیں جدا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو یاد رکھو جب ہم نے ظالموں کے گھروں پر آگ برسائی۔ تو اگر وُہ تمہارے گھروں کو بھی لگ جائے۔ تو شکوہ نہ کرنا ؏

ہماری جماعت کے سامنے

بھی اس وقت یہی سوال در پیش ہے کہ آیا وہ اپنے گھروں کو اللہ تعالےٰ کی آگ سے جلوانا چاہتی ہے۔ یا منافقوں اور منافق طبع لوگوں سے الگ ہونا چاہتی ہے۔ اس کے سوا تیسری کوئی صُورت نہیں۔ ان میں سے ایک کا وقوع ضروری ہے۔ یا منافق ہماری جماعت میں سے الگ ہو جائیں گے۔ یا خدا ان کے گھروں کو جلائے گا۔ اور ان کے گھروں کے ساتھ ان لوگوں کے گھر بھی جو ان سے ملنے والے اور ان سے محبت اور دوستی کے تعلقات رکھنے والے ہیں۔ جل جائیں گے۔ تم کو خدا تعالےٰ کا سلسلہ اتنا پیارا ہو یا نہ ہو۔ لیکن خدا تعالےٰ کو یہ سلسلہ

دُنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیارا

ہے۔ کیونکہ وُہ صداقت ہے۔ اور جب سے کہ دُنیا پیدا ہُوئی اس وقت سے لے کر آج تک وُہ اس صداقت کی حفاظت کے لئے سامان مہیا کرتا چلا آیا ہے۔ آخر سوچو۔ کہ تمہیں اپنی زندگیوں میں جن منافقوں سے واسطہ پڑتا ہے ان کی تعداد کتنی ہے۔ یہاں کے اور بیرونی جماعتوں کے منافقوں کو ملا کر زیادہ سے زیادہ ان کی تعداد دو چار ہزار ہوگی۔ ان دو چار ہزار منافقوں کی ساری دُنیا کے مقابلہ میں نسبت ہی کیا ہے۔ دُنیا کی آبادی اس وقت دو ارب ہے۔ ان دو ارب آدمیوں کے مقابلہ میں دو چار ہزار منافقوں کی کچھ بھی حیثیت نہیں۔

پھر جس صداقت کو احمدیت پیش کرتی ہے۔ اور جس صداقت کو اسلام ظاہر کرتا ہے۔ وُہ صداقت دو ارب آدمیوں سے تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ عالم انسانی سے تعلق رکھتی ہے۔ اور صرف عالم انسانی سے نہیں۔ بلکہ تمام عالم سے تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ

اِنسان عالمِ صغیر ہے

اور تمام عالم اس کی خاطر پیدا کیا گیا ہے۔ بلکہ انسان بھی ایک اور چیز کی خاطر پیدا کیا گیا ہے۔ جسے سچائی کہتے ہیں۔ اس

سچائی کے کامل نمونے

جو دُنیا میں ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَوْلَاکَ لَمَا

خلقتُ الافلاک۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے خدا تعالےٰ نے یہی کہا۔ کہ لولاک لما خلقتُ الافلاک۔ یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر تو نہ ہوتا۔ تو میں زمین و آسمان کو کبھی پیدا نہ کرتا۔ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے یہ بحیثیت انسان نہیں کہا۔ کہ اگر تو پیدا نہ ہوتا۔ تو میں زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ بلکہ

نمائندۂ صداقت

ہونے کی حیثیت سے کہا۔ اور اس وجہ سے کہا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وجود سچائی سے مل گیا تھا۔ یہاں تک کہ سچائی۔ اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں کوئی فرق نہ رہا تھا ؏

اسی طرح اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے کہا۔ کہ لولاک لما خلقتُ الافلاک کہ اگر تو نہ ہوتا۔ تو میں زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ یہ بھی آپ کو بحیثیت انسان نہیں کہا گیا۔ بلکہ ایک نمائندۂ صداقت ہونے کی حیثیت سے کہا گیا۔ اور اس وجہ سے کہا گیا۔ کہ آپ کا وجود سچائی سے مل گیا۔ یہاں تک کہ آپ میں اور سچائی میں کوئی فرق نہ رہا ؏

پس جب خدا نے کہا۔ کہ لولاک لما خلقتُ الافلاک تو اس کے یہی معنے تھے۔ کہ اگر سچائی نہ ہوتی اگر دُنیا میں یہ حقیقت مضمرہ نہ ہوتی جو سارے عالم کی جان ہے۔ جو خدا میں سے آتی۔ اور پھر خدا میں ہی جا کر مل جاتی ہے۔ تو میں زمین و آسمان کبھی پیدا نہ کرتا۔ یہ سارا عالم اس سچائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس دائمی اس ازلی اور اس ابدی سچائی کے لئے جو خدا میں سے آتی۔ اور خدا میں ہی واپس چلی جاتی ہے۔ اس

دائمی سچائی کے کامل نمائندے

محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے۔ پس اللہ تعالےٰ نے انہیں فرمایا۔ لولاک لما خلقتُ الافلاک اور اس دائمی سچائی کے ظلّی نمائندے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ پس اللہ تعالےٰ نے آپ کو بھی فرمایا۔ کہ لولاک لما خلقتُ الافلاک۔ لیکن مستقل طور پر محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہی کہا گیا ہے کہ لولاک لما خلقتُ الافلاک یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ تُو اس دائمی سچائی کا نمائندہ ہے۔ جو مجھ میں سے آتی۔ اور مجھ میں ہی آ کر مل جاتی ہے۔ اور جس کا اشارہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ میں بھی ہے اس لئے اگر تُو پیدا نہ ہوتا۔ جو

سچائی کا نمائندہ

بننے والا تھا۔ تو میں زمین و آسمان کبھی پیدا نہ کرتا۔ مگر چونکہ تُو ایک زمانہ میں میری سچائی کا کامل نمائندہ بننے والا تھا۔ اس لئے میں نے زمین و آسمان کو پیدا کر دیا۔ کیونکہ تیرے ذریعہ میری اس صداقت اور سچائی کا ثبوت ملنا تھا۔ پھر جب محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وجود میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وجود کو فنا کر دیا۔ آپؐ کی محبت میں اپنے آپؑ کو مٹا دیا۔ اور سچائی کی اس چادر کو اوڑھ لیا۔ جو دائمی ہے۔ جو ازلی اور ابدی ہے جو خدا میں سے آتی اور خدا میں ہی واپس چلی جاتی ہے تو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی کہا اور فرمایا۔ کہ لولاک لما خلقتُ الافلاک۔ اب خود سوچ لو جس جرم اور جس گناہ کے نتیجہ میں یہ سچائی پوشیدہ ہو جائے جس جرم اور جس گناہ کے نتیجہ میں یہ سارے افعال باطل ہو جائیں۔ اور اربوں ارب اور کھربوں کھرب سال لوگ خدا تعالےٰ جس سچائی کو قائم کرنا چاہتا ہے وُہ مشتبہ ہو جائے۔ اس جُرم اور اس گناہ سے ہمیں کتنی شدید نفرت رکھنی چاہیئے۔ پس ہزار دو ہزار یا لاکھ دو لاکھ۔ یا کروڑ دو کروڑ یا ارب دو ارب انسانوں کا سوال نہیں۔ بلکہ اگر دس ارب انسان بھی اس سچائی کے مقابلہ پر آ جائیں۔

تو جس طرح سر کو کھجلی سے بچانے کے لئے ایک جوں مار دی جاتی ہے۔ اسی طرح ان

اربوں ارب لوگوں کی تباہی

کی بھی پروا نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ صداقت دُنیا کی ہر چیز پر مقدم ہے اور انسانوں کی سچائی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں۔ بلکہ ایک وقت کی دُنیا کیا قیامت تک کے سارے عالم اور قیامت تک پیدا ہونے والے نسل انسانی کے تمام افراد بھی سچائی کے مقابلہ پر کوئی وزن نہیں رکھتے۔ وہ صرف اتنا ہی وزن رکھتے ہیں۔ جتنا صداقت سے وہ تعلق رکھتے ہوں۔ اسی لئے جب میں نے کہا۔ کہ سچائی کے مقابلہ میں اربوں ارب بلکہ قیامت تک پیدا ہونے والے افراد کی تباہی کی بھی پروا نہیں کی جا سکتی۔ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان انسانوں سے باہر آگئے کیونکہ انہیں انسانیت سے بہت بلند اور بالا مقام حاصل تھا وہ

ازلی سچائی کے مظہر

ہو گئے تھے۔ اسی طرح وہ دوسرے لوگ بھی باہر آجائینگے۔ جو حسب مراتب صداقت سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ پس انسانوں سے مراد وہ انسان نہیں۔ جو صداقت کے نمائندہ ہیں۔ ان کے سوا باقی تمام انسان اگر ابتدائے عالم سے لیکر قیامت تک تباہ کر دیئے جائیں۔ تو سچائی کے مقابلہ میں وہ اتنا وزن بھی نہیں رکھتے۔ جتنا ایک من وزن کے مقابلہ میں چنے کا ایک دانہ حیثیت رکھتا ہے۔ یہ زمین۔ یہ آسمان یہ سورج یہ چاند یہ ستارے یہ سیارے اور قسم قسم کی اشیا جو خدا تعالےٰ نے پیدا کیں۔ یہ سب سچائی کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ ساری چیزیں تیرے لئے ہیں۔ کیونکہ تو ہماری سچائی کا نمائندہ ہے۔ اور اگر تو پیدا نہ ہوتا۔ تو پھر ان چیزوں کی کچھ بھی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ سچائی کے بغیر یہ سب حقیر اور ذلیل چیزیں ہیں۔ پس کون بیوقوف یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ اس کا وجود اتنا بڑا ہے۔ کہ سچائی کے مقابلہ میں اس کی پروا کرنی چاہیئے۔ سچائی تو اتنی قیمتی چیز ہے کہ اس کے لئے خدا تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو بھی خطرہ میں ڈال دیا۔ مکہ اور مدینہ میں جب لوگ آپ پر حملہ کرتے۔ تو ان میں سے ہر شخص اسی لئے حملہ کرتا تھا۔ کہ وہ ازلی اور ابدی صداقت جو آپ کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوئی مٹا دے۔ پس اس سچائی کے لئے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کو بھی خدا تعالےٰ نے خطرہ میں ڈال دیا۔ کجا یہ کہ

ایک منافق کی جان

کی سچائی کے مقابلہ میں حفاظت کی جائے تاریخوں میں ایک واقعہ آتا ہے نہ معلوم وہ سچا بھی ہے یا نہیں۔ مگر بہرحال ذکر آتا ہے۔ کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد

کہیں سے آرہے تھے۔ کہ راستہ میں انہوں نے دیکھا ایک عورت بیٹھی ہے۔ اس عورت پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد کا چہرہ دیکھکر ایسی وارفتگی طاری ہوئی۔ کہ اس نے ان سے خواہش ظاہر کی۔ کہ آپ مجھ سے شادی کرلیں۔ عرب کی عورتوں میں گو ہندوستان کی عورتوں کی نسبت بہت آزادی تھی۔ اور ان میں عورت کا شادی کی خود خواہش کرنا کچھ ایسا معیوب نہ سمجھا جاتا تھا۔ مگر پھر بھی عورت کی ذات اپنے اندر شرم و حیا کا فطرتی مادہ رکھتی ہے۔ اور وہ مرد سے اس قسم کی بات کہتے ہوئے شرماتی ہے لیکن اس عورت نے کہہ ہی دیا۔ کہ آپ مجھ سے شادی کرلیں۔ کہتے ہیں حضرت عبد اللہ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اور گو وہ عورت معزز اور مالدار تھی۔ اور شاید اس سے شادی کرنا ان کے لئے مفید ہوتا لیکن انہیں جواب دیتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ اور وہ اپنے گھر چلے گئے کچھ عرصہ کے بعد وہ پھر وہاں سے گذرے تو اسی عورت کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھا اور اب کی دفعہ خود ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ اگر یہ کہے تو میں اس سے شادی کرلوں۔ وہ یہ امید رکھتے تھے۔ کہ عورت پھر شادی کے لئے خود اپنے آپ کو پیش کرے گی۔ لیکن وہ عورت خاموش رہی اور اس نے انہیں کچھ نہ کہا۔ اس پر انہیں بہت تعجب ہوا۔ اور انہوں نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ کہ اس دن جو میں یہاں سے گزرا تھا۔ تو تم نے کہا تھا کہ مجھ سے شادی کرلو اور میں خاموش رہا تھا۔ لیکن آج تم نے یہ بات نہیں کہی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ وہ عورت کہنے لگی۔ اس دن جو آپ یہاں سے گذرے تھے تو مجھے آپ کے ماتھے پر ایک نور نظر آیا تھا۔ مگر آج وہ نور مجھے نظر نہیں آیا۔ دراصل اسی عرصہ میں حضرت عبد اللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور انہیں آپ کا حمل قرار پاگیا۔ وہ نور جو اس عورت کو نظر آیا۔ وہ وہی ازلی سچائی تھی۔ جو نسلاً بعد نسلٍ لوگوں کی پشت میں منتقل ہوتی چلی آگئی تھی۔ لیکن جب وہ سچائی آمنہ کے پیٹ میں منتقل ہوگئی۔ تو تمام مرد اس سے محروم ہوگئے یہاں تک کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پھر وہ نور دُنیا میں ظاہر ہُوا۔ واللہ اعلم یہ روایت صحیح بھی ہے یا نہیں۔ لیکن اس میں

ہمارے لئے ایک سبق

ضرور ہے۔ خواہ تصویری زبان ہی میں کیوں نہ ہو۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ یہ روایت مواہب اللدنیہ میں جو تاریخ کی مشہور کتاب ہے آتی ہے۔ یہ قصہ خلاف عقل بھی نہیں ہے۔ جو عام واقعات دنیا میں خدا تعالےٰ کے انبیاء کی شناخت کے متعلق ہوتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے انہی کی طرح اللہ تعالےٰ نے اس عورت کو کشفی نگاہ دے دی ہو۔ اور اس نے وہ نور محمدی دیکھ لیا ہو۔ جو دُنیا میں ظاہر ہونے والا تھا۔ لیکن بہرحال خواہ یہ واقعہ صحیح ہے یا غلط ہم اس سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ خواہ تاریخی لحاظ سے ہم اس کی صحت کی ذمہ واری نہ لے سکتے ہوں۔ پس وہ صداقت دائمہ وہ ازلی اور ابدی صداقت جو خدا تعالےٰ سے آتی اور خدا تعالیٰ کی طرف ہی چلی جاتی ہے۔ تمام عالم پر مقدم ہے اور وہی اس دُنیا کی پیدائش کا مقصد ہے۔ اور درحقیقت وہی نور ہے۔ جس کا ذکر سورۂ نور میں اللہ تعالےٰ ان الفاظ میں فرماتا ہے۔ کہ اللہ نور السمٰوٰت والارض۔ اللہ ہی آسمان و زمین کا نور ہے۔ شاید تم کہو۔ کہ جب اللہ تعالےٰ

زمین و آسمان کا نور

ہے۔ تو تم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور بعض خاص افراد کو اس کا حامل قرار کیوں دیا ہے۔ ایک کو دوسرے سے کیا امتیاز حاصل ہے تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بعض لوگ اتنے کثیف ہوتے ہیں۔ کہ ان میں سے خدا تعالیٰ کا وہ نور نظر نہیں آسکتا۔ گویا ان کی مثال اس خول کی سی ہوتی ہے جس میں سے بجلی کی تار گذرتی ہے۔ میں نہیں جانتا وہ لوہے کا ہوتا ہے۔ یا کسی اور چیز کا لیکن بہرحال بجلی والے بجلی کی بعض تاروں پر ایک خول چڑھاتے ہیں۔ اس خول کی وجہ سے وہ نان کنڈکٹر ہو جاتی ہے۔ یعنی اندر سے ہزاروں لاکھوں گھوڑوں کی طاقت والی بجلی گذر رہی ہوتی ہے۔ اور اُوپر سے ایسی محفوظ ہوتی ہے۔ کہ ایک چڑیا یا چوہیا بھی اگر بیٹھ جائے۔ تو اسے کوئی گزند نہیں پہونچ سکتا۔ پس بعض وجود

نان کنڈکٹر

ہوتے ہیں۔ لیکن بعض وجود ایسے ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے نور کو اپنے اندر جذب کر کے اسے باہر بھیجنا شروع کر دیتے ہیں۔ جیسے بجلی کی تاریں ہوتی ہیں۔ کہ وہ بجلی کو جذب کرتیں اور اُسے دوسری چیزوں تک پہنچا دیتی ہیں

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اللہ تعالےٰ کا نور زمین و آسمان میں ہر جگہ موجود ہے فرق صرف یہ ہے۔ کہ بعض نے اپنے آپ کو نان کنڈکٹر بنا لیا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اس نور سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور بعض اس نور کو جذب کر کے دوسرے لوگوں تک بھی پہونچا دیتے ہیں۔ اس قسم کے وجود محمدی وجود ہوتے ہیں۔ پس نور السمٰوٰت والارض ہر جگہ موجود ہے۔ مگر یہ صداقتِ ازلی جو خدا نے پیدا کی۔ صرف انہی کو نظر آسکتی ہے۔ جو

الوہیت کی چادر

اوڑھ لیں۔ تا کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ دُنیا میں دو چیزیں ہیں۔ بلکہ ہر کوئی انہیں دیکھ کر یہی کہے۔ کہ یہ سب نور اللہ کا ظہور ہے۔ اور اس نور میں کوئی دوئی نہیں۔

غرض نور السمٰوٰت والارض سے وہ صداقتِ ازلیہ مُراد ہے جس کا کامل ظہور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ ہوا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ یعنی میں نے دُنیا اسی ازلی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے پیدا کی ہے۔ اور اس ازلی اور ابدی صداقت کو اور کسی نے کامل طور پر ظاہر نہیں کیا۔ صرف تُو ایک وجود ہے جس نے اسے کامل طور پر ظاہر کیا۔ پس اگر تُو پیدا نہ ہوتا۔ تو میں اس زمین و آسمان کو ہرگز پیدا نہ کرتا۔

پس اس ازلی اور ابدی صداقت کے مقابلہ میں جسے نور اللہ کہتے ہیں دُنیا کا کوئی انسان۔ دُنیا کی کوئی جماعت۔ دُنیا کی کوئی نسل۔ بلکہ کروڑوں اور اربوں سالوں کی نسلیں بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور یقیناً ان سب کو مٹایا جا سکتا۔ اور انہیں تباہ اور برباد کیا جا سکتا ہے۔ لیکن سچائی کے مشتبہ ہونے یا اس کے مٹنے کو کبھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ایک

سر میں پڑی ہوئی جُوں

کی کوئی قیمت ہو سکتی ہے۔ لیکن سوائے ان انسانوں کے جنہوں نے سچائی سے اپنے آپ کو کامل طور پر وابستہ کر لیا۔ اور لوگوں کی ایک جُوں کے برابر بھی حیثیت نہیں ہے۔

بچپن میں ہمیں کہانیاں سُننے کا بہت شوق تھا۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہتے۔ تو آپ ہمیں ایسی کہانیاں سناتے۔ جنہیں سُنکر عبرت حاصل ہوتی۔ انہی کہانیوں میں سے

ایک کہانی

مجھے اس وقت یاد آگئی۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے میں نے سُنا۔ آپ فرماتے:۔

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان اس وجہ سے آیا۔ کہ لوگ اس وقت بہت گندے ہوگئے تھے۔ اور گناہ کرنے لگ گئے تھے۔ وہ جوں جوں اپنے گناہوں میں بڑھتے جاتے۔ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں ان کی قیمت گرتی جاتی۔ آخر ایک دن ایک پہاڑی کی چوٹی پر کوئی درخت تھا۔ اور وہاں گھونسلے میں چڑیا کا ایک بچہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس بچے کی ماں کہیں گئی اور پھر واپس نہ آسکی شائد مر گئی یا کوئی اور وجہ ہوئی کہ نہ آئی۔ بعد میں اس چڑیا کے بچہ کو پیاس لگی۔ اور وہ پیاس سے تڑپنے اور اپنی چونچ کو کھولنے لگا۔ تب خدا نے یہ دیکھ کر اپنے فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ جاؤ اور زمین پر پانی برساؤ اور اتنا برساؤ۔ کہ اس پہاڑ کی چوٹی پر جو درخت ہے اس کے گھونسلے تک پہونچ جائے۔ تاکہ

چڑیا کا بچہ پانی پی سکے

فرشتوں نے کہا۔ خدایا وہاں تک پانی پہونچانے میں تو ساری دُنیا غرق ہو جائے گی۔ خدا تعالےٰ نے جواب دیا۔ کوئی پرواہ نہیں۔ اس وقت دُنیا کے لوگوں کی میرے نزدیک اتنی حیثیت بھی نہیں۔ جتنی اس چڑیا کے بچہ کی حیثیت ہے۔

اس کہانی میں یہی سبق سکھایا گیا ہے۔ جو بالکل درست ہے۔ کہ

صداقت اور راستی سے خالی دُنیا

ساری کی ساری مل کر بھی خدا تعالےٰ کے نزدیک ایک چڑیا کے بچہ جتنی حیثیت نہیں رکھتی۔ تو پھر بتاؤ۔ کہ ایک یا چند انسانوں کی صداقت کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ کہ ان کا لحاظ رکھا جائے۔

میں ایک عرصہ سے تم میں سے وہ لوگ جن کی آنکھیں ہیں۔ انہیں دکھا رہا ہوں۔ جن کے کان ہیں۔ انہیں سُنا رہا ہوں۔ اور جن کی حس ہے انہیں محسوس کرا رہا ہوں کہ سلسلہ کے قیام۔ یا اس کی زندگی کے قیام کے مقابلہ میں

منافق تو کیا خود تمہاری جانوں کی بھی پرواہ نہیں

کی جا سکتی۔ بلکہ جس طرح کتے کی سڑی ہوئی لاش پھینک دی جاتی ہے۔ اسی طرح اگر تم صداقت کے مقابل پر آ جاؤ۔ تو تمہیں پھینک دیا جائے گا۔ بلکہ سڑے ہوئے کتے کی لاش پھینکتے ہوئے بھی رحم آسکتا ہے لیکن اگر تم صداقت کے مقابلہ میں کھڑے ہو جاؤ۔ تو تم سڑے ہوئے کُتے کی لاش جتنی بھی حیثیت نہیں رکھو گے اور فوراً سلسلہ سے منقطع کر دیئے جاؤ گے۔ تم خود غور کر کے دیکھ لو۔ میں نے جس وضاحت سے صداقت کی قیمت تمہارے سامنے پیش کی ہے اس کے بعد کیا کوئی بھی شخص یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ اس صداقت کو چند نفوس کے لئے مٹتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ میں اپنی حیثیت سمجھتا ہوں۔ اور تم اپنی حیثیت جانتے ہو۔ ہم سب سوچ سمجھ کر معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ کیا ہماری اس صداقت کے مقابلہ میں کوئی بھی حیثیت ہے۔ ہمارے ملک میں کتے کو سب سے زیادہ ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے میں نے

کتے کی مثال

دی ہے۔ ورنہ اگر مجھے کتے سے بھی کم حیثیت رکھنے والی کسی چیز کی مثال نظر آتی۔ تو میں وُہی دیتا۔ ممکن ہے بعض لوگ سچائی کے مقابلہ میں اپنی قیمت اس سے زیادہ سمجھتے ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ازلی سچائی کے مقابلہ پر اپنے آپ کو سڑے ہوئے کتے سے تشبیہ دے کر میں نے اپنی قیمت زیادہ ہی لگائی ہے۔ کم نہیں لگائی۔ کیونکہ اس صداقت ازلیہ کے مقابلہ میں انسان کی حیثیت کچھ بھی نہیں۔ نہ ایک کی۔ نہ دو کی۔ نہ دس کی نہ بیس کی۔ نہ سو کی نہ ہزار کی بلکہ لاکھوں اور کروڑوں اور اربوں انسانوں کی نسلوں کی قیمت بھی سچائی کے مقابلہ میں کچھ نہیں

وُہ نور اللہ ہے

اور اللہ تعالےٰ کے نور کے مقابلہ میں حقیر اور ذلیل انسان کی کیا قیمت ہو سکتی ہے۔ وُہی تو ایک چیز ہے۔ جسے دیکھ کر خدا تعالےٰ کے پاک بندے اپنی جانیں دیتے چلے آئے ہیں۔

حضرت نظام الدین صاحب اولیا

کے متعلق ایک واقعہ آتا ہے۔ جو میں نے خود تو نہیں پڑھا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے میں نے سُنا ہے۔ آپ ایک دفعہ شاگردوں کے ساتھ ایک بازار میں سے گزر رہے تھے۔ کہ آپ نے ایک چھوٹا سا لڑکا دیکھا۔ جو نہایت خوبصورت تھا۔ آپ فوراً آگے بڑھے اور اسے چوم لیا۔ شاگردوں نے جب یہ دیکھا۔ کہ ہمارے پیر و مرشد نے ایک لڑکے کا بوسہ لیا ہے۔ تو وہ فوراً ایک دوسرے سے آگے بڑھے اور انہوں نے اس لڑکے کو چومنا شروع کر دیا۔ ان کے ایک مرید تھے۔ جو ان کے بہت مقرب تھے۔ اور بعد میں ان کے خلیفہ بھی ہوئے۔ انہوں نے اس موقعہ پر اس لڑکے کو نہ چوما۔ بلکہ الگ کھڑے رہے۔ یہ دیکھ کر باقی لوگ باتیں بنانے لگ گئے۔ کہ اس شخص کے دل میں حضرت بزرگ صاحب کا ذرا بھی ادب نہیں۔

بزرگ صاحب نے ایک کام کیا۔ اور اور اس نے نہیں کیا۔ وہ حسد کی وجہ سے آہستہ آہستہ یہ اعتراض کرتے چلے جا رہے تھے۔ کہ چلتے چلتے راستہ میں حضرت نظام الدین صاحب اولیا نے دیکھا۔ ایک بھٹیار ا بھٹی میں آگ جلا رہا ہے۔ اور اس کے شعلے اس تیزی سے بھڑک رہے ہیں۔ کہ پاس کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیار کے چہرہ پر یہ دیکھکر یکدم ایک تغیر آیا۔ اور ربودگی کی سی حالت طاری ہوگئی اور جھٹ آگے بڑھے۔ اور آگ کے شعلہ کا بوسہ لے لیا۔ مگر آگ کا بوسہ لینے سے نہ تو ان کے بال جلے اور نہ منہ۔ وہ پیچھے ہٹے۔ تو وہی شاگرد جو بعد میں ان کا خلیفہ ہوا۔ اور جس نے لڑکے کو نہیں چوما تھا۔ آگے بڑھا اور اس نے بھی

آگ کو بوسہ

دیا۔ پھر پیچھے ہٹ کر اس نے دوسروں سے کہا۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیار نے آگ کو بوسہ دیا ہے۔ آپ بھی اُسے بوسہ دیجئے۔ مگر وہاں بوسہ دینے کی انہیں کس طرح جرأت ہو سکتی تھی۔ وہاں تو وہی بوسہ دے سکتا تھا۔ جسے خدا تعالے نے کہا ہو۔ کہ آگ تیری غلام بلکہ تیرے غلاموں کی بھی غلام ہے۔ جب ان میں سے کوئی شخص آگے نہ بڑھا۔ تو وہ شاگرد ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ میں نے تمہارا اعتراض سُنا ہے۔ کہ پیر صاحب نے لڑکے کو بوسہ دیا۔ مگر اس نے نہیں دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی۔ کہ پیر صاحب نے لڑکے کو بوسہ نہیں دیا تھا۔ بلکہ انہیں اس میں سے

نور اللہ

نظر آیا تھا۔ اور اس نور اللہ کو انہوں نے بوسہ دیا۔ مگر مجھے اس میں سے نور اللہ نظر نہ آیا۔ اس لئے میں نے اسے بوسہ نہ دیا۔ اگر میں اسے بوسے دیتا۔ تو یہ حظ نفس ہوتا۔ اپنے پیر کی اتباع نہ ہوتی۔ لیکن اب جبکہ انہیں آگ میں نور اللہ نظر آیا۔ مجھے بھی اس میں سے نور اللہ دکھائی دیا پس میں نے بھی آگ کو بوسہ دیدیا۔ اگر تم نے بھی لڑکے میں نور اللہ دیکھکر اسے بوسہ دیا تھا۔ تو اب آگ کو کیوں بوسہ نہیں دیتے۔ اور اگر تم نے محض حظ نفس کی وجہ سے لڑکے کو چوما تھا۔ تو مجھ پر تمہارا اعتراض کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ غرض اللہ تعالے کا نور ظاہر ہوتا اور خدا تعالیٰ کے پیاروں کو نظر آجاتا ہے۔ چاہے وہ آگ میں نظر آئے۔ یا کسی اور چیز میں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی اللہ تعالے کا یہ نور آگ میں نظر آیا تھا۔ اور وہ اس کی طرف دوڑتے ہوئے چلے گئے تھے پس اس صداقت کے مقابلہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر اسی طرح ظاہر ہوئی۔ جس طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہوئی تھی۔ انسانوں کی کوئی ہستی نہیں۔ کہ ان کا لحاظ کیا جا سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ مجھے اس وقت ایک اور مثال بھی یاد آگئی ہے۔ جو

مُردہ کتے والی مثال سے زیادہ بہتر مثال

ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کی طاعون سے مرے ہوئے چوہوں جتنی بھی حیثیت نہیں ہوتی۔ اور یقیناً یہ مثال مردہ کتے سے بھی زیادہ واضح ہے۔ کیونکہ مرے ہوئے کتے کی لاش میں گو بُو اور سڑاند ہوگی۔ لیکن طاعون سے مرے ہوئے چوہے میں بُو اور سڑاند کے علاوہ طاعون کا زہر بھی ہوگا۔ پس مرے ہوئے کتے سے صرف ناک اذیت اٹھاتا ہے۔ لیکن طاعون سے مرے ہوئے چوہے سے ناک کے ساتھ جان بھی تکلیف پاتی ہے۔ کیونکہ ایسا چوہا انسانی جان کو بھی تلف کر دیتا ہے۔ پس تمہارے اندر اگر نفاق ہے۔ تو اسے دُور کرو اور اگر تمہارے اندر نفاق نہیں۔ تو تمہارا وہ ہمسایہ جس میں نفاق ہے اس کے نفاق کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور اس کے زہر سے دوسروں کو بچاؤ۔ اور اگر تم اس کی حمایت اور حفاظت کے لئے کھڑا ہونا چاہتے ہو۔ تو میں تم سے درخواست کرونگا۔ کہ تم

طاعون سے مرا ہوا چُوہا

اگر اپنے گھر میں رکھ لو۔ تو میں سمجھونگا تم دیانتدار ہو۔ ایسے لوگ اگر آمادہ ہوں۔ تو اب کی دفعہ جب طاعون پڑے تو طاعون زدہ علاقہ سے مرے ہوئے چوہے لائیں۔ اور اپنے اپنے گھروں میں رکھ لیں۔ اور اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں۔ لیکن

منافق کو پناہ دینے کیلئے

وہ ہر وقت تیار ہیں۔ تو بتاؤ۔ کہ ان کے ایمان اور ان کی دیانتداری پر میں کس طرح یقین کر سکتا ہوں میں تو یہ سمجھونگا۔ کہ ان میں بھی نفاق کی کوئی نہ کوئی رگ پائی جاتی ہے۔ اگر ان میں نفاق نہیں۔ تو وہ طاعون سے مرے ہوئے چوہوں کو اپنے گھروں میں کیوں نہیں رکھتے۔ اسی لئے نہ کہ وہ سمجھتے ہیں چوہے رکھنے سے ہمیں طاعون لگ جائیگی۔ پھر جب وہ طاعون سے مرا ہوا چوہا رکھنے سے ڈرتے ہیں۔ لیکن منافق کے ساتھ ملنے اور اس سے دوستی اور تعلق رکھنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے۔ تو کیوں یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ خود ان کے اندر

نفاق کی کوئی رگ

پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سنایا ہوا ایک اور واقعہ بھی مجھے یاد ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ جالینوس ایک دفعہ بازار میں سے گزر رہا تھا۔ کہ ایک دیوانہ دوڑتا ہوا آیا۔ اور اس سے چمٹ گیا۔ جالینوس جب گھر واپس گیا۔ تو جاتے ہی اس نے اپنی فصد کھلوائی کسی نے پوچھا آپ فصد کیوں کھلواتے ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ ہمیشہ ایک چیز کی طرف اسی جنس کی چیز رجوع کیا کرتی ہے۔ آج جب

ایک مجنون اور دیوانہ شخص

بازار میں مجھ سے چمٹ گیا۔ تو میں نے سمجھا۔ میرے اندر بھی ضرور کوئی دیوانگی کی رگ ہے۔ پس کیوں نہ اس کے ظاہر ہونے سے پہلے میں اس کا علاج کروں۔

غرض پہلے اپنی عقلوں سے کام لو۔ پھر دعاؤں اور انابت الی اللہ سے کام لو۔ اس کے بعد

ہمت اور جرأت سے کام لو

بزدل اور ڈرپوک مت بنو اور یہ مت خیال کرو۔ کہ تم دس یا بیس ہزار آدمی کھو کر اپنا نقصان کروگے۔ یقیناً اگر دس لاکھ آدمی بھی کسی سچی جماعت سے نکل جائیں۔ تو وہ ایک کروڑ بن کر ہم میں آئیں گے۔ اور مخلص بنکر آئیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی

جو فوت ہوگئی ہیں۔ نہایت سادہ طبع اور بہت ہی مخلص خاتون تھیں۔ ان کی نرینہ اولاد کوئی زندہ نہیں رہتی تھی صرف دو لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے چھوٹی مفتی فضل الرحمن صاحب سے بیاہی گئی۔ اور بڑی مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کے لڑکے مولوی عبدالواحد صاحب سے۔ ان دونوں لڑکیوں کی آگے اولاد ہے۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی

کا بہت لوگوں نے نام سُنا ہوگا وہ انجمن سعودیہ کے ہندوستان میں نمائندے ہیں۔ اور کانگریس میں بھی بہت عرصہ تک کام کر چکے ہیں اور

غزنوی خاندان

کے مشہور فرد ہیں۔ مفتی فضل الرحمن صاحب کی اولاد شروع شروع میں مر جاتی تھی۔ اس سے قدرتی طور پر نانی کو تکلیف ہوتی۔ کہ

میری اولاد

تو فوت ہوا ہی کرتی تھی۔ اب میری لڑکی کی اولاد بھی فوت ہونے لگ گئی ہے

وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس عموماً دعا کرانے کے لئے آیا کرتیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں فرمایا۔ آپ گھبرائیں نہیں اللہ تعالےٰ آپ کی بیٹی کو اولاد دے گا۔ ان کا اللہ تعالےٰ پر اس قدر ایمان تھا۔ کہ ایک دفعہ ان کا ایک بچہ فوت ہوگیا۔ وہ بچہ خلقی طور پر کچھ نقص اپنے اندر رکھتا تھا۔ کانوں سے بہرہ تھا۔ اور آنکھیں بھی شاید کمزور تھیں۔ اس بچہ کی وفات پر ایک عورت ان کے پاس افسوس کرنے کے لئے آئی۔ تو وہ کہنے لگیں میرا بچہ اچھا ہو گیا ہے۔ یعنی پہلے تو اس میں نقص تھا لیکن اب وہ اللہ تعالےٰ کے پاس خوبصورت ہونے کے لئے گیا ہے۔

تو یاد رکھو

خدا تعالیٰ کی خاطر

جن لوگوں سے قطع تعلق کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سے بہتر قائم مقام پیدا کر دیتا ہے جو نہ صرف اخلاص میں بڑھتے ہوئے ہوتے ہیں بلکہ تعداد میں بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے مخلص بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوگئے اور بیٹے نے بھی خدا تعالےٰ کا حکم ماننے میں کوئی عذر نہ کیا۔ تو خدا تعالےٰ نے انہیں کہا اے ابراہیم تو نے میرے حکم کے ماتحت اپنے اکلوتے بیٹے کو میری راہ میں قربان کرنے کے لئے تیاری کی۔ آسمان کی طرف دیکھ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ دیکھ کیا آسمان پر ستارے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا ہاں حضور ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کیا تو ان ستاروں کو گن سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے خدا میں تو ان ستاروں کو نہیں گن سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اے ابراہیم دیکھ چونکہ تو اپنے اکلوتے بیٹے کو میری راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوگیا تھا اس لئے میں تیری نسل کو اس قدر بڑھاؤں گا کہ وہ اسی طرح نہیں گنی جا سکے گی۔ جس طرح

آسمان کے ستارے

نہیں گنے جا سکتے۔ کیا وہ خدا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے مخلص بیٹے کی قربانی پر اس قدر کثرت سے نسل دے سکتا ہے وہ ہمیں منافق فرزندوں کی قربانی پر ان کے ایسے قائم مقام نہیں دے گا جو ان کی کمی کو پورا کرنے والے ہوں۔ یقیناً جو قوم خدا تعالےٰ کی محبت اور اخلاص میں اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ وہ نفاق کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اسے اللہ تعالیٰ اسی طرح بڑھاتا ہے۔ جس طرح آسمان پر ستارے کثرت سے پھیلے ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس نکتہ کو سمجھے تھے یا نہیں جو

ستاروں کی طرف اشارہ کرکے

اللہ تعالےٰ نے ظاہر کیا کیونکہ اس وقت تک علم ہیئت کی ترقی اس حد تک نہیں ہوئی تھی جس حد تک موجودہ زمانہ میں ہوئی ہے لیکن آج ہم بالکل اور رنگ میں اس نکتہ کو سمجھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آج دنیا کی لمبائی کا اندازہ میلوں میں نہیں لگایا جاتا مثلاً یہ نہیں کہا جاتا کہ ایک زمین سے دوسری زمین تک اتنے میل کا فاصلہ ہے بلکہ اس لمبائی کا اندازہ روشنی کی رفتار سے لگایا جاتا ہے۔ روشنی ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ اسی ہزار میل چلتی ہے اور دنیا کی وسعت کا اندازہ اس نور کی روشنی سے ہی لگاتے ہیں۔ اور یہ ایک اور ثبوت اس بات کا ہے کہ اللہ نور السمٰوٰت والارض۔ اللہ ہی آسمان اور زمین کا نور ہے یعنی اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ زمین و آسمان کی وسعت کا اندازہ تم کسی اور چیز سے نہیں لگا سکتے۔ صرف نور اور اس کی رفتار سے ہی لگا سکتے ہو غرض جب ایک سیکنڈ میں روشنی ایک لاکھ ۸۰ ہزار میل چلتی ہے تو ایک منٹ میں ایک کروڑ آٹھ لاکھ میل روشنی چلے گی پھر اسے ایک گھنٹہ کے ساتھ ضرب دو تو یہ ۶۴ کروڑ ۸۰ لاکھ میل بنتے ہیں۔ ان میلوں کو ایک دن کی روشنی کا حساب لگانے کے لئے ۲۴ سے ضرب دیں تو یہ ۱۵ ارب ۵۵ کروڑ ۲۰ لاکھ میل رفتار بن جاتی ہے۔ اب پھر اسے ایک سال کی رفتار کا حساب نکالنے کے لئے ۳۶۰ دنوں سے ضرب دیں تو ۵۵ کھرب ۶۷ ارب ۲۷ کروڑ میل بنتے ہیں۔ یہ حساب ایک روشنی کے سال کی لمبائی ٹھہرتا ہے لیکن دنیا کی لمبائی تین ہزار سال کی علم ہیئت والے قرار دیتے تھے۔ پس ان اعداد کو ۳ ہزار سال سے ضرب دینی ہوگی۔ اب اس کا حاصل ضرب جو نکلے وہ حسابی لحاظ سے درحقیقت ناقابل اندازہ ہی ہو جاتا ہے کیونکہ اربوں کے اوپر کا حساب درحقیقت حساب نہیں سمجھا جاتا مگر یہ حساب یہاں ختم نہیں ہوگیا۔ جوں جوں نئے آلات دریافت ہو رہے ہیں یہ اندازے بھی غلط ثابت ہو رہے ہیں۔ چنانچہ جنگ کے بعد کی تحقیق میں یہ قرار دیا گیا کہ دنیا کی لمبائی ۶ ہزار روشنی کے سال کے برابر ہے۔ مگر اس کے بعد

بالکل تازہ تحقیق

جو ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ ہم دنیا کی لمبائی کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ کیونکہ جس طرح بچے کا قد بڑھتا ہے اسی طرح دنیا بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے اور اب اس کی لمبائی بارہ ہزار روشنی کے سالوں کے برابر ہے۔ یہ ایک اور ثبوت اس آیت کی صداقت کا ہے کہ اللہ نور السمٰوٰت والارض۔ کہ خدا زمین و آسمان کا نور ہے۔ چونکہ خدا خود غیر محدود ہے اس لئے اس کا نور بھی جس چیز میں داخل ہو جاتا ہے اسے غیر محدود کر دیتا ہے علم ہیئت کی اس ترقی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے الہام سے جو لذت ہم اٹھا سکتے ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہیں اٹھا سکتے تھے خیر تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا کہ جس طرح آسمان کے ستاروں کو کوئی شخص گن نہیں سکتا اسی طرح تیری اولاد کو بھی کوئی گن نہیں سکے گا۔ اب آسمان کے ستاروں کی جو حقیقت بیان کی گئی ہے اس کے مطابق اس پیشگوئی کا سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہیں تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد غیر محدود ترقی کرے گی اور اگر کبھی لوگ اسے گننے پر قادر ہونے لگیں گے تو جھٹ خدا تعالےٰ اسے بڑھا دے گا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں دوسری جگہ فرماتا ہے۔ زمین و آسمان خدا تعالیٰ کی مٹھی میں ہیں۔ پس جو چیز خدا تعالےٰ کی مٹھی میں ہو اس کا انسان کہاں اندازہ لگا سکتا ہے اسی لئے جب انسان کا علم اس اندازے کے قریب قریب پہنچنے لگتا ہے تو خدا تعالیٰ اس دنیا کو اور زیادہ بڑھا دیتا ہے اس نئے علم سے وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض کی صداقت کا سائنس نے اقرار کر لیا۔ اور معلوم ہوگیا کہ زمین و آسمان کا اندازہ خدا تعالےٰ کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا اور جب بھی انسانوں کا اندازہ حقیقت کے قریب قریب پہنچے گا۔ دنیا اور زیادہ پھیل جائیگی کیونکہ وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض بتاتا ہے کہ عالم کا اندازہ محض خدا تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اس کے سوا اور کوئی شخص اس کا احاطہ نہیں کر سکتا اسی لئے انسان جب اپنے خیالی علم کے ذریعہ اپنے خیال میں ایک اندازہ تک پہنچ گیا۔ تو معاً بعد اسے معلوم ہوا کہ حقیقت تو اور ہی ہے اور خدا تعالےٰ نے دنیا کو اور زیادہ پھیلا دیا ہے۔